انتظام المساجد

باخراج

اھل الفتن والمفاسد

از

حضرت مولانا محمد ولد مولانا عبدالقادر لدھیانوی

الناشر ابوالحسن معاویہ سلفی
دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

نعمان اکیڈمی
مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

انتظام المساجد

باخراج

اہل الفتن والمفاسد

از

حضرت مولانا محمدؒ ولد مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ

الناشر ابوالحسن معاویہ سلفی
دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل وضلع ہری پور

نعمان اکیڈمی
مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص کسی مذہب کا مذاہب اربعہ سے مقلد ہو کر تقلید کو شرک و حرام جان کر ترک کرے اور ائمہ دین خصوصاً امام اعظمؒ کو موردان آیات کا قرار دے جو کفار کے حق میں وارد ہیں جیسا کہ نظام الملت میں غیر مقلد جالیسری نے لکھا ہے اور سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کو بسبب بیس تراویح کے بدعتی کہے اور استقرار خدا جلالہ کا عرش پر ثابت کرے جیسا کہ مولوی صدیق حسن بھوپالی نے رسالہ احتوا علی العرش میں لکھا ہے اور مطلقہ ثلاثہ کو بدوں حلالہ کرنے کے واسطے شوہر اوّل کے جواز نکاح کا فتویٰ دے جیسا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے رواج دیا ہے اور ساس سے نکاح درست کہے اور شرائط جمعہ کو معتزلوں شیطانوں کی قرار دے جیسا محمود شاہ نے بیعۃ الجمعہ میں لکھا ہے اور نظام الملت مذکور میں لکھا ہے کہ جو احادیث اور آثار صحیحین اور مؤطا امام مالک میں موجود ہیں ان پر بلا تحقیق عمل کرنا درست ہے حالانکہ کتب مذکورہ میں احادیث منسوخہ اور مؤوّلہ بھی موجود ہیں جیسا کہ حدیث متعہ اور اثر عبداللہ بن عمرؓ کی جس سے جائز ہونا وطی فی الدبر کا ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے اور واسطے جواز مواکلت اور مشاربت اہل سنت کے یہ سند افترائی گذارے کہ جو فرد طاآمیزش چربی خنزیر تیار کیے ہوئے اہل کتاب کے یمن سے

آیا کرتے تھے۔ معاذ اللہ آنحضرت ان کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ مولوی عطا محمد ہوشیار پوری نے رسالہ اظہار الحق میں لکھا ہے اور اس رسالہ پر مواہیر مولوی نذیر حسین اور مولوی محمد حسین لاہوری وغیرہ کی ثبت ہو کر لاہور میں چھپ کر پادریوں لدھیانہ کے پاس آیا اور اخبار نور افشاں میں دیر تک چھپتا رہا۔ آیا ایسا شخص زمرۂ اہل حق سے خارج ہے یا نہیں اور ایسے شخص کو بایں نیّت کہ اس کے آنے سے عوام اہل اسلام کے عقائد بگڑ جاتے ہیں۔ مساجد سے اخراج کرنے والا وعید آیت ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه وسعیٰ فی خرابها میں داخل ہے یا نہیں بیّنوا توجروا

الجواب

اللھم أرِنا الحق حقاً والباطل باطلاً ایسا شخص زمرۂ اہل حق سے خارج ہے کیونکہ تقلید ائمہ دین کی جمیع ممالک اہل اسلام خصوصاً حرمین شریفین واولیا کرام وسلاطین عظام میں قدیم الزماں سے جاری ہے اور منکرین پر تعزیر لگائی جاتی ہے اور ان لوگوں کے حق ہونے پر آیات اور احادیث ناطق ہیں یعنی وراثت زمین بطور غلبہ اور امن اور اقامت جہاد وغیرہ جوامت محمدیہ کے حق میں شارع سے منصوص ہیں۔ سب اُن میں موجود ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۔ (ترجمہ) فرمایا اللہ جل شانہ نے البتہ تحقیق لکھا ہے ہم نے بیچ زبور کے پیچھے ذکر کے کہ تحقیق مالک ہونگے زمین کے بندے میرے نیک

قال اللہ تعالیٰ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ہ فرمایا اللہ جلالہٗ نے وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کیے اچھے البتہ خلیفہ کرے گا انکو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے اور البتہ ثابت کرے گا واسطے ان کے دین انکا جو پسند ہے واسطے ان کے اور البتہ بدل دے گا ان کو پیچھے ڈران کے امن کو۔

شاہ عبدالعزیز نے واسطے حقیقت سنّت جماعت و ابطال مذہب رفض انہیں آیات کو تحفہ اثنا عشریہ میں دلیل پکڑا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل آخر ھذہ الامۃ الدجال (یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد ہمیشہ قائم رہے گا جب سے پیغمبری عطا ہوئی ہے مجھ کو یہاں تک کہ مار ڈالے گا آخر اس امت کا دجال کو۔

فائدہ :- پس اگر تقلید امامان دین کی مرضیات حق سے نہ ہوتی تو ہرگز ممالک اہل اسلام میں بموجب قولہٗ تعالیٰ ولیمکنن لھم دینھم جو دوسری آیت مذکورہ بالا میں مرقوم ہے۔ خدا جل شانہٗ بطور دین جاری نہ ہونے دیتا اس طرح مردود ہے۔ امامان دین خصوصاً حضرۃ عمر رضؓ کو بدعتی کہنے والا جن کی شان میں آیات و احادیث وارد ہیں۔ بلکہ چودہ آیات حضرت عمر رضؓ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں اور حضرت صلعم نے ان کے حق میں فرمایا۔ وعن ابن عمر رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی

لسان عمرؓ وقلبہ۔ یعنی مقرر اللہ نے پیدا کیا حق بات کو عمرؓ کی زبان اور دل پر۔ اور غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۲۴ میں غوث الثقلین نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار لی اصحابی فجعلهم انصاری وجعلهم اصهاری وانه سيجيئ فی آخر الزمان قوم ينقصونهم الا فلا تناكلوهم الا فلا تشاربوهم الا فلا تناكحوهم الا فلا تصلو معهم الا فلا تصلو عليهم حلت اللعنة

حاصل ترجمہ کا یہ ہے کہ (فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے سب خلائق سے مجھ کو منتخب کیا اور منتخب کیے واسطے میرے یار میرے اور کیا ان کو مددگار میرے اور کیا ان کو سسرال میرے (یعنی ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ) اخیر زمانہ میں بعض لوگ نسبت نقصان کے کرنے کے طرف انکی آگاہ ہو کہ معاملہ کھانے اور پینے اور رشتہ داری کا نہ رکھنا ساتھ ان کے اور ان کے ساتھ نماز ادا کرنے سے بھی پرہیز کرنا اور نہ پڑھنا جنازہ ان کا اور وہ لوگ مورد لعنت ہیں) اور مولانا شاہ عبد العزیزؒ نے وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ (الآیۃ) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ استاد اور پیر و مرشد پر طعن کرنا سخت ترین ایذا لسانی سے ہے۔

اور صاحب اشباہ نے لکھا ہے کہ زبان سے ایذا دینے والے کو مسجد سے نکالنا چاہیے۔ حیث قال وكذا كل موذٍ فی المسجد ولو بلسانه يمنع من المسجد انتہیٰ۔ اور وہ شخص مردود ہے جو خدا تعالیٰ کو عرش پر مستقر قرار دے جیسا کہ امام رازی فرماتے ہیں۔ ان القول بانه تعالیٰ مستقر على العرش او جالس عليه مردود بوجوه عقلية ونقلية (انتہیٰ) اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ آیات متشابہہ پر عمل کرنے والے کو ظاہر

معانی آیات کے لے کر لوگوں کو بہکاتے ہیں حیث قال تحت ہذہ الایۃ
فاما الذین فی قلوبھم زیغ ای عدول عن الحق کالمبتدعۃ
فیتبعون لظاھر ابتغاء الفتنۃ طلب ان یفتنوا الناس عن دینھم
بالتشکیک انتھی ملخصاً اور شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد
الجید میں لکھا ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو بدون حلالہ کے درست کہنے والے عالم
کو روسیاہ کرکے نکال دینا لازم ہے۔ وھذہ عبارتہ فقیہ یفتی مذھب
سعید ویزوج الاول بسود وجھہ ویبعد انتھی ملخصاً۔ ابن
ہمامؒ نے لکھا ہے کہ ایسے عالم کو شرعاً کافر قرار دینا بعید نہیں۔ حیث قال
لا یحل لمسلم ان ینقلہ لکونہ مخالفاً للکتاب والسنۃ والاجماع
والامر فیہ من ضروریات الدین لا یبعد اکفار مخالفہ انتھی
ملخصاً اور ساس سے نکاح کرنا ہرگز درست نہیں قال اللہ تعالیٰ وَ
اُمَّھَاتُ نِسَآئِکُمْ یعنی حرام ہیں تمہارے پر ساسیں تمہاری۔ تفسیر کبیر
میں یہ حدیث نقل کی ہے اذا نکح الرجل المراۃ فلا یحل لہ ان
یتزوج امھا دخلت بھا اولم یدخل۔ یعنی جب نکاح کرے کوئی شخص
کسی عورت سے اس پر ساس اس کی حرام ہے اگرچہ اس عورت سے دخول نہ کیا
ہو اور جو شرائط جمعہ اور ظہر اور احتیاط کو افعال شیطانی قرار دے مثل محمود شاہ کے
وہ سخت بے دین ہے کیونکہ کتب احادیث اور فقہ میں یہ شرائط موجود ہیں گویا اس
نے ائمہ دین کو معاذ اللہ شیطان قرار دیا باوجود اس غلو کے جو لوگ اس کو حنفی
گمان کرتے ہیں وہ کاٹھ کے الو ہیں۔ اگر کوئی ان کو ماں بیٹے کی گالی دے اس کے
تو یہ جانی دشمن فوراً بن جاویں اور جو ہمارے اماموں کو تبصرۃ الجمو میں شیطان
لکھ رہا ہے اس پر ذرہ بھی خیال نہیں۔ اور اسی طرح احادیث منسوخہ اور مؤولہ

پر بلا تاویل عمل کرنے والے کا مردود ہونا ظاہر ہے۔ چونکہ تقلید شخصی کے وجوب
اور عدم وجوب میں اگرچہ بعض متقدمین کو کلام ہے لیکن مستحسن ہونے اس کے
میں کسی اہل حق کو کلام نہیں۔ کیف وقد قال اللہ تعالیٰ واتبع سبیل من
اناب الیّ ولا شک ان الائمۃ الاربعۃ من المنیبین الی اللہ پس تقلید کو
حرام اور مقلدین کو مشرک کہنے والا شرعاً کافر بلکہ مرتد ہوا لان تحریم ما
احل اللہ واکفار المسلم کفر والکفر بعد الاسلام ارتداد ولذا قال
فی التفسیر النیشاپوری اجمع العلماء لوان مسلما ذبح ذبیحۃ
وقصد بذبحھا التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا اور افتراء مندرج
استفتاء در باب اکل قروط مذکورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کفر صریح اور
ارتداد قبیح ہے۔ وذکر صاحب تحفۃ الاخلاء فی عصمۃ الانبیاء بما
حاصلہ ان کل من قال قول یدل علی اہانۃ نبی من الانبیاء مثل
ان ینسب الیہ اتیان کبیرہ سواء کان قاصد السب اولم
یقصد لکن صدر عنہ ابا الجہالۃ او اثر غم او قلۃ مراقبۃ و
قلۃ مبالاۃ فی بیانہ وتہور فی کلامہ فہو ساب لہ وحکمہ القتل
بالکتاب والاجماع قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا
فکل من اذی النبی فہو ملعون وقال اللہ تعالیٰ ملعونین اینما
ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا فعلم ان الملعون واجب القتل
عن علی ابن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من
سب نبیا فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاضربوہ ولہذا اجمع
العلماء من المفسرین والمحدثین وائمۃ الفتوی من المجتہدین

من لدن الصحابة رضى الله عنهم اجمعين الى يومنا على ماذكرنا و
لايقبل عذره بالجهل اذ لايعذر احد فى الكفر بالجهالة لان معرفة
ذات الله وصفاته وما يتعلق بانبيائه فرض عين مجملا فى مقام
الاجمال ومفصلاً فى مقام التفصيل ولهذا افتى فقهاء الاندلس
تقتل ابن حاتم بما شهد عليه من استخفافه بحق نبى صلى الله عليه
وسلم وتسمية اياه اثناء مناظره باليتيم وزعم ان زهده صلى الله
عليه وسلم لم يكن قصداً ولو قدر على طيبات اكلها وهذا جهل
من ذالك الملعون بما جاء انه عليه السلام خير من ان يكون
نبيا ملكا وبين ان يكون نبيا عبداً فاختار الفقر وقال اجوع يومًا
فاصبر واشبع يومًا فاسكر فالملعون المذكور اراد الطعن فى
زهده والقدح فى فقره مع انه محل فخره تواضعًا لربه
وانكسار فى امره فان كان القائل ممن تصدى لان يوخذ منه
العلم او الروايه او يجزم بحكمه لكونه اسيرا او قاضيا او يجزم
شهادة لعدالة او يفتى فى الحقوق يجب على سامع قوله الافشاء
والاشاعه بما سمع منه والتنفير للناس عنه ويجب الشهادة
عليه بما قاله ليجتنب على من بلغه ذالك الذى صدر عنه من
ايمة المسلمين انكاره وبيان كفر وفساد قوله صيانته للانبياء
عن الطعن والنقص لا يجوز التهاون عنها فى حق مومن الا اذ اقام
بهذا من علا به الحق وافصلت به الحكومة وظهر به
الصدق سقط عن الباقين لكن مع ذلك يستحب لهم
الدعوى والشهادة للتقوية والتشهير للقضية والمبالغة في

الاجتناب والاحتراز وقد صرح علماؤنا الحنفية بتكفير من اعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لان الانبیا علیہم السلام لایعلمون الغیب لان الانبیاء علیہم السلام لایعلمون الغیب فمن اعتقد خلافہ فقد افتری علیہم وحکم الافتری قد مر من القتل والمشہور من مذہب مالک واصحابہ واقوال السلف وجمہور العلما قتل الساب والمفتری حدا لا کفران ظہر التوبۃ سنہ قال محمد بن سمنون اجمع علما الاعصار انہ کافر من شک فی کفرہ فقد کفر و لحق بہ واذا سمعت ھذا فلا اظنک شاکا فی ان اخراجہم من المساجد من الواجبات المہتمۃ للعامۃ لا سیما للعلماء والمشتہرین بالفتوی

خلاصہ اس کلام کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ پر افترا کرنے والا مرتد ہے اور حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ اس کو قتل کریں اور عذر داری اس کی بہ ایں وجہ کہ مجھ کو اس کا علم نہیں تھا شرعاً قابل پذیرائی نہیں بلکہ بعد توبہ کے بھی اس کو مارنا لازم ہے یعنی اگرچہ توبہ کرنے سے مسلمان ہو جاتا ہے لیکن ایسے شخص کے واسطے شرعاً یہی سزا ہے کہ اس کو حکام اہل اسلام قتل کر ڈالیں یعنی جیسے حد زنا توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اسطرح یہ حد بھی تائب ہونے سے دور نہیں ہوتی اور علماء اور مفتیان وقت پر لازم ہے کہ بمجرد مسموع ہونے ایسے امر کے اس کے کفر اور ارتداد کے فتوے دینے میں تردّد نہ کریں ورنہ زمرۂ مرتدین میں یہ بھی داخل ہو نگے کیونکہ صیانت انبیاء کے طعن اور نقص سے ہر فرد مکلف پر بلحاظ ضروریات دین سے ہے اسی واسطے علماء اور شہر اندلس نے ابن حاتم کو جو ذی علم اور ہم جلیس مفتی وقت کا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حکام وقت
بمجرد اطلاق کرنے لفظ یتیم کے
سے قتل کروا ڈالا اور عوام اہل اسلام پر لازم ہے کہ بمجرد وقوع ایسے مفسدہ کے
مدعی اور گواہ ہو کر حکام سے سزایابی اس کے بیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں
اور اس کے نزدیک جانے سے لوگوں کو باز رکھیں یعنی ملاقات اور صحبت اس
کے کو زہر قاتل سے بدتر تصور کریں ورنہ بموجب آیت وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْ
كُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اور آیت تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ
هُمْ خٰلِدُوْنَ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِىِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ
اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ۔ زمرہ مرتدین میں داخل ہوگا اور یہی حکم
اس شخص کا ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر علم غیب کا افترا لگائے جیسے
بعض اہل بدعت برائے نام مقلد کہلا کر کلمات کفریہ کو مذہب حنفی قرار دیتے ہیں
دراصل یہ لوگ بھی مثل غیر مقلدین کے اہلسنت جماعت سے خارج ہیں۔

سوال: اہل قبلہ کو کافر کہنا ہرگز شرعًا درست نہیں پس تم ان لوگوں
کو کافر و مرتد کیوں کہتے ہو۔

جواب: البتہ اہل قبلہ کی تکفیر بلا صدور کلمہ کفر منع ہے۔ ملا علی قاری
شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ ان المراد بعدم تکفیر اہل
القبلۃ انہ لا یکفر ما لم یوجد شیٔ من امارات الکفر انتہیٰ صاحب مواقف
بعد نقل اقوال فرقہائے ضالہ کی تکفیر ان کی اہلسنت والجماعت سے صاف صاف نقل کرتا ہے
حیث قال ناقلا عن بعض المعتزلۃ الناس قارون علی مثل القرآن ولا
دلالۃ فی القرآن علی حلال وحرام وللعالم الصانع قدیم و
محدث ھو المسیح والیھود والنصاریٰ وباقی الکفرۃ یسیرون

ترابالایدخلون ناراً وعن بعض الشیعۃ اللہ تعالیٰ جسم فی صورۃ انسان ورجل من نور والائمۃ وابوطالب نبی ولاجنۃ ولاناراً وعن بعض الخوارج کفر علی بالتحکیم وابن ملجم یحق فی قتلہ انتھی ملخصاً۔ یعنی بعضے معتزلہ کہتے ہیں کہ قرآن کی مانند اور کلام لوگ بنا سکتے ہیں اور قرآن میں کسی چیز کی حلال حرام ہونے کا ذکر نہیں اور خدا دو ہیں اور کوئی کافر دوزخ میں نہیں جائے گا خاک ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کا جسم ہے مثل آدمی کی اور جتنے امام اہل بیت کے گزرے ہیں سب پیغمبر ہیں اور ابوطالب بھی پیغمبر ہے اور خارجی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ معاذ اللہ کافر ہیں اور ابن ملجم قاتل انکا حق پر تھا۔ خیال کرنے کا مقام ہے کوئی اہل اسلام کہہ سکتا ہے کہ فرقہائے مذکورہ جو اہل قبلہ کہلاتے ہیں کہ یہ مرتد و کافر نہیں اسی واسطے صاحب مواقف نے اخیر میں لکھا لا یکفر احد من اہل القبلۃ الا بما فیہ نفی الصانع او شرک او انکار النبوۃ او انکار ما علم مجیئہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ ضرورۃ او انکار المجمع علیہ انتھی ملخصاً۔ باقی تحقیق بطور بسط اس مسئلہ کے بیچ رسالہ اس عاجز کے جو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے جواب میں لکھا ہے موجود ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کافر ہونے میں شک نہ کرنا چاہیے۔ قال اللہ تعالیٰ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ

الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ جیسا کہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے زید بن رفیع سے نقل کیا ہے کہ ایشانرا کسے از حال خوارج پرسید کہ در تکفیر ایشان چہ میگوئید ایشان از اصحاب قبلہ اند و نماز و روزہ بطریق اسلام بعمل مے آرند زید بن رفیع گفت کہ براستقبال قبلہ و نماز روزہ فریفتہ نشوید نشنیدہ اید کہ خدائے تعالیٰ چہ فرمودہ است لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا تا آخر آیت پس ہر کہ ایمان خود را باین چیزہا درست کرد مومن است و ہر کہ یکے ازینہا منکر شد کافر است۔ انتہیٰ۔

سوال: اگر غیر مقلدین کہیں کہ ہمارا عمل در آمد بموجب اسی آیت کے ہے۔

جواب: اگرچہ تم لوگ اپنے زعم میں مثل خوارج وغیرہ فرقہائے باطلہ کے اپنے آپ کو عامل قرآن سمجھتے ہو لیکن جب تم بموجب تحقیق اہل سنت جماعت کی مثل خوارج در پردہ منکر قرآن ہوئے پس مسلمان جاننا ہمارا تم کو گویا اپنے مشرک ہونے پر اقرار کرنا ہے۔ پس بنا بر تحقیقات صدر اخراج کرنا ان کا مساجد سے لازم ہے لقولہ تعالیٰ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ الاٰية. قال الرازی ناقلا عن الواحدی دلت هذه الاٰية علی ان الكفار ممنوعون من عمارة مسجد من مساجد الله وفی البيضاوی عمارة المسجد العبادة والذكر ودرس العلم۔ یعنی کفار کو واسطے عبادت کے بھی مسجد میں داخل ہونا درست نہیں اور نیز بر تقدیر ارتداد حق تولیت مساجد کا بعد ارتداد کے باقی نہیں رہتا ہے قال فی الوقاية ويزول ملك المرتد عن ماله موقوفا فان اسلم عاد انتہیٰ

سوال: بعض غیر مقلد امور مذکورہ استفتاء سے اپنی بریت ظاہر کرتے ہیں۔

جواب: اگرچہ بعض غیر مقلد بظاہر کلمات مذکورہ سے بریت اپنی بیان کرتے ہیں لیکن چونکہ موالات اور معاونت انکی مدنظر رکھتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی مقدمہ غیر مقلدین کا ساتھ اہلسنت کے ہندوستان، بنگالہ یا پنجاب وغیرہ ہو چندہ جمع ہو کر روانہ ہوتا ہے اور بذریعہ خطوط تحریری مدد پہنچتی ہے پس یہ لوگ بھی بموجب آیت وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اسی فریق میں داخل ہوئے۔ اگرچہ ایسے اشخاص کی نسبت ہم فتویٰ صراحۃً کفر اور ارتداد کا نہیں دے سکتے لیکن اخراج ان کا بھی مساجد سے ضروری ہے کیونکہ غلط ملط ہونے انکے سے عقائد عوام کے بگڑ کر اہلسنت کو سخت صدمہ پہنچتا ہے اور اخراج ان کا داخل ظلم نہیں یہ عین عدل ہے پس نکالنے والا داخل آیت وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا میں داخل نہیں کیونکہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ جو شخص اہل حق کو مسجد میں عبادت نہ کرنے دے اور مسجد کے ویران کرنے میں ساعی ہو جیسا کہ مشرکین مکہ نے حضرتؐ کو مکہ سے روکا اور نصاریٰ نے بیت المقدس کو فتح کر کے ویران کیا۔ وفی البیضاوی عام لکل من خرب مسجدا او سعیٰ فی تعطیل مکان للصلوۃ وان نزل فی الروم لما غزوہ بیت المقدس وخربوہ وقتلوا اہلہ اوالمشرکین لما منعوا رسول اللہ ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبیۃ انتہیٰ اور یہ مراد نہیں کہ کسی کو مسجد سے نکالنا درست نہیں۔ اگرچہ اس کے آنے سے ایذا و فتنہ متوقع ہو ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم لہسن پیاز کھانے والے کو مسجد سے اور سیدنا امیر المومنین عمرؓ عجوزہ
مجذومہ کو طواف مکہ سے مانع نہ آتے اور سیدنا امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم
اللہ وجہہٗ اعظم بے علم کو مسجد سے نہ نکالتے عن ابن عمر ان النبیؐ قال
فی خیبر اکل من ھذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یقربن مسجدنا
رواہ البخاری وعن ابی ملیکۃ ان عمر بن الخطاب مر علی امرأۃ
مجذومۃ تطوف بالبیت قال یا امۃ اللہ اقعدی فی بیتک ولا
توذی الناس الحدیث رواہ محمد فی موطا ۵

شاہ عبد العزیز صاحب در تفسیر عزیزی نوشتہ اند کہ مفسر و مجتہد را می
باید کہ علم ناسخ و منسوخ داشتہ باشد و بدوں ایں علم او را حکم شرح از غیر آں
ممتاز و معلوم نمے تواند شد لبا کہ حکم منسوخ را حکم شارع دانستہ فتوی خواہد
داد و در غلط خواہد افتاد ولہذا ابوجعفر نحاس از حضرت امیر المومنین مرتضیٰ
علی کرم اللہ وجہہ روایت نمودہ کہ ایشاں روزے در مسجد کوفہ داخل شدند دید
ند کہ شخصے وعظ میگوید پرسیدند کہ ایں کیست مردم عرض کردند کہ ایں واعظ
است کہ مردم را از خدمے ترساند واز گناہاں منع میکند فرمودند کہ او را از مسجد
آنست کہ خود را انگشت نمائے مردم ساز داز و پرسیدند کہ ناسخ را از منسوخ
جدا میدانی گفت کہ ایں علم خود ندارم فرمودند کہ غرضا ایں شخص برارید انتہی بلفظہ
پس جب کہ روکنا مسجد سے بسبب بوئے لہسن اور طواف سے بسبب علت
جذام اور نکالنا واعظ کا بسبب عدم امتیاز ناسخ و منسوخ شرعاً درست ہوا
تو غیر مقلدوں کو جو جامع امور مذکورہ کے ہیں نکالنا بطریق اولیٰ درست
ہوا اور بسبب لحوق اس مرض باطنی کے جو جذام سے بڑھ کر ہے اور مساجد
میں انکے آنے سے فتنہ اور فساد برپا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ مفسد کو دوست

نہیں رکھتا حیث قال واللہ لا یحب المفسدین واللہ اعلم وعلمہ اتم
آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین الراقم محمد ولد مولوی عبدالقادر
صاحب مرحوم لدھیانوی حال وارد عظیم آباد) چونکہ ایں مردم بموجب حدیث
اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار خارج انداز فرقہ ناجیہ پس ایں خارجیان
را از مساجد ہم خارج باید کرد واللہ اعلم ۔

کتبہ العبد الضعیف المسمی بسید اکبر مدرس مدرسہ کوٹل متعلقہ عبدالشکور خاں
متوطن پشاور حال وارد عظیم آباد

الراقم محمد حنیف ساکن جلال آباد

من احباب قد صاب
سید شمس الدین

المجیب مطیب و للہ در المجیب
ابراھیم عفی عنہ